REGD No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
ثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نطبد نمبر ۲۷

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۹ر

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۲۳ تبوک ۱۳۳۸ ھش ۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۲۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

رات نیند آ گئی ۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمد للہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ ربوہ

ربوہ ۲۲ ستمبر ۔ بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ہلکی اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی ۔ مگر عام طور پر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی ۔ رات نیند آ گئی ۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں ۔

خاکسار ۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے نو بجے صبح ۔ ربوہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۹ء

ضلع جھنگ کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کی ربوہ میں آمد تعلیم الاسلام ہائی سکول میں

ایک کامیاب تقریب

امریکہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کی تقریر

ربوہ ۲۲ ستمبر ۔ کل صبح ۱۰ بجے ضلع جھنگ کے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان اپنی ایسوسی ایشن کا اجلاس کرنے کے لئے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی دعوت پر یہاں تشریف لائے ۔ دس سے گیارہ بجے تک انہوں نے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر کی معیت میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر دیکھے ۔ اور گیارہ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ملاقات کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے گئے ۔ (ان کی خواہش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے کی بھی تھی ۔ لیکن حضور کی علالت کے پیش نظر یہ انتظام نہ ہو سکا)

جامعہ احمدیہ دیکھنے کے بعد یہ معزز مہمان ہائی سکول میں تشریف لائے ۔ جہاں انہیں یہ دیکھنے کا بھی موقعہ ملا کہ سکول میں بنیادی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن مجید باترجمہ پڑھانے کا بھی خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے ۔ اس موقعہ پر بورڈنگ ہاؤس میں طلباء اور اساتذہ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا ۔ جس میں محترم ڈاکٹر چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کی خدمت میں خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا گیا ۔ اس اجلاس میں ہیڈ ماسٹر صاحبان کے علاوہ چوہدری رشید احمد صاحب ایم ایس سی ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز اور ان کے رفقائے کار بھی (جو ریفریشر کورس کے سلسلہ میں چنیوٹ تشریف لائے ہوئے ہیں) شریک ہوئے ۔ اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے کی ۔ رشید سکوڑی سمیع اللہ صاحب ایم ۔ اے نے ایڈریس پیش کی ۔ جس کے جواب میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر ایک جامع تقریر فرمائی ۔

تقریر کے بعد سوالات کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا ۔ جس میں طلباء اساتذہ اور معزز مہمانوں نے بھی ذوق اور شوق سے حصہ لیا ۔ اور صاحب صدر نے اپنی نہایت موزوں اور مؤثر تقریر میں جماعت احمدیہ کے متعلق چند غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ۔ اس کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔

اس جلسہ کے بعد معزز مہمانوں کے اعزاز میں کھانا دیا گیا ۔ جس میں دیگر مہمانوں کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم مرزا عزیز احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی ۔ کھانے کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحبان کی ایسوسی ایشن کا اجلاس ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے عہدہ داروں کا انتخاب کیا گیا ۔ بعدہ معزز مہمان واپس تشریف لے گئے ۔

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔ ۴ اکتوبر

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ ۴ اکتوبر کو "یوم سیرۃ النبیؐ" منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ امرا اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرما لیں ۔ تاریخ مقررہ پر اس دن کی شایان شان جلسے منعقد کئے جاویں ۔ جلسوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جائے ۔ تاکہ اپنے اور بیگانے سب آنجناب کی پاک سیرت اور اخلاق عالیہ سے واقف ہو جائیں ۔

احباب کو معلوم ہے کہ سیرۃ النبی کے جلسوں کی تحریک سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شروع فرمائی تھی ۔ اور اس پر ربع صدی سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے ۔ ہر سال کامیابی سے یہ دن منایا جاتا ہے ۔ امسال بھی یہ دن پوری شان سے منایا جائے ۔ اور رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

پامیکس

TRADE OMAR MARK

دردِ سر ۔ نزلہ زکام ۔ گلے کی سوزش دانت درد و دیگر ہر قسم کی درد دور کرنے کیلئے اکسیر الاثر اور فوری علاج

فضل عمر فارمیسوٹیکلز (پاکستان)

ہمیشہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں میں سفر کریں

لاہور ۶۰۹۷۷ ۔ ربوہ ۶۷ ۔ سرگودھا ۲۴۳۵

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

زندگی کے تین ۳ دور — بچپن — جوانی اور بڑھاپا

افراد کی طرح قوموں پر بھی یہ تینوں دور آتے ہیں چنانچہ صحابہؓ پر بھی آئے اور انہوں نے ہر دور میں اعلیٰ ترین نمونہ قائم کیا

ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اپنے ہر دور میں صحابہ کرام کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھیں اور اپنی عملی حالت کی اصلاح کرتے چلے جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء — بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبۂ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کے لئے

ایک عمر مقرر کی ہے

اور پھر اس عمر کے کئی حصے بنائے ہیں۔ پہلے کمزوری کا دور ہوتا ہے۔ پھر طاقت کا دور ہوتا ہے۔ اور پھر ضعف کا دور ہوتا ہے قوت نامیہ رکھنے والی چیزیں ہمیشہ سے اسی قانون کے ماتحت چل رہی ہیں۔ اور اگر وہ اپنی حیاۃ طبعی کے نیچے چلیں تو ان پر یہ تینوں ادوار گزرتے ہیں۔ بعض چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو حیاۃ طبعی کو حاصل نہیں کرتیں اور بعض وجود دنیا میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی حقیقی شکل اختیار کرنے سے پہلے ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔ جیسے انسانوں میں عورتوں کے اور دوسرے جانوروں میں ماداؤں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں ابھی پیدا ہونے والی چیز اپنا حقیقی وجود حاصل نہیں کرتی کہ تلف ہو جاتی ہے۔ پھر

بعض ایسے وجود بھی ہوتے ہیں

جو حقیقی وجود حاصل کرنے کے بعد اور اپنی کامل شکل اختیار کرنے کے بعد اپنے قویٰ اور اپنی طاقتوں کو ظاہر نہیں کر سکتے جیسے بعض بچے پورے حمل میں ضائع ہو جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہو جاتے ہیں یا پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔ پھر کچھ وجود ایسے بھی ہوتے ہیں جو کامل وجود کو حاصل کر لینے کے بعد اُن قویٰ اور طاقتوں کو ظاہر بھی کرنے لگتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے اُن کے اندر پیدا کی ہوتی ہیں۔ لیکن ابھی کمزوری کا دور ہوتا ہے کہ وہ مر جاتے ہیں۔ خواہ وہ وجود انسانوں میں سے ہوں یا جانوروں سے جیسا کہ بعض لوگوں کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ پھر کچھ وجود ایسے ہوتے ہیں جو اس عمر سے ترقی کر کے جوانی کو پہنچتے ہیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ جوانی اپنے کمال کو پہنچے وہ جوانی کے ابتداء میں یا درمیان میں ہی مر جاتے ہیں۔ لیکن کچھ طبقہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو زندگی کے ان تینوں دوروں میں سے گزرتا ہے۔ یعنی بچپن سے بھی گزر جاتا ہے۔ جوانی سے بھی گزر جاتا ہے۔ اور بڑھاپے کا زمانہ بھی اس پر آتا ہے۔ اور وہ بڑھاپے میں اپنی زندگی کا کچھ حصہ جو اس کے لئے مقدر ہوتا ہے گزارتا ہے۔ یہ

تینوں دور

اپنے اندر الگ الگ رنگ رکھتے ہیں۔ اور یہ تینوں دور ایسے ہیں جو اپنے اندر خوبیاں بھی رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ کچھ خرابیاں بھی ہیں۔ بچپن کی خرابیاں ہمیشہ جہالت کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ چونکہ اس عمر میں انسان کو علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس لئے ایسی حرکات کر بیٹھتا ہے۔ جو اس کی ذات کے لئے بھی مضر ہوتی ہیں۔ اور دوسروں کے لئے بھی۔ اسی طرح علم نہ ہونے کی وجہ سے بسا اوقات وہ جہالت کی باتوں کو سن کر انہیں علم سمجھ لیتا ہے۔ جیسے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرماتے ہیں کل مولودٍ یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔ یعنی بچہ تو فطرتاً اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ماں باپ۔ یہودیت۔ نصرانیت اور مجوسیت کی غلط باتیں اس کے کان میں ڈالتے رہتے ہیں اور بچپن کی وجہ سے چونکہ اس کے اندر امتیاز کرنے کا مادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ ان باتوں کو قبول کر لیتا ہے۔ خواہ وہ باتیں فطرت کے خلاف ہوں خواہ عقل کے خلاف ہوں اور خواہ دیانت کے خلاف ہوں۔ تو یہ بچپن کی کمزوری ہے۔ بچپن میں تجربہ نہیں ہوتا۔ اور تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے بچہ غلط اور صحیح بات میں امتیاز کرنے کی قابلیت کم رکھتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی بچپن کی عمر میں بعض خوبیاں بھی ہوتی ہیں بچپن کی عمر کا موجودات کے ساتھ پہلا تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے بچے جو علم بچپن میں سیکھ سکتے ہیں۔ وہ بڑے ہو کر نہیں سیکھ سکتے

اس کا تجربہ یوں ہو سکتا ہے

کہ دو آدمیوں کو کسی شہر میں سے گزارو۔ ان میں سے ایک ایسا ہو جو اسی جگہ پیدا ہوا ہو۔ اور دوسرا ایسا ہو جو باہر سے آیا ہو۔ تو تم دیکھو گے کہ باہر سے آنیوالا کئی ایسے سوالات کریگا۔ جو اس جگہ کے رہنے والے کے دل میں کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ ان چیزوں کو شروع سے دیکھتا آیا ہے اور دیکھتے چلے آنے کی وجہ سے

تجسس کا مادہ

اس میں نہیں رہا۔ لیکن جو نیا نیا آتا ہے وہ ہر چیز کو غور سے دیکھتا ہے اور پوچھتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ کیا ہے؟ یہ اس طرح کیوں ہے؟ اسی طرح جو لوگ بڑی عمر کے ہو جاتے ہیں وہ اس دنیا کی زندگی کے عادی ہو جاتے ہیں اور اپنے لمبے تجربہ کی بناء پر اور بغیر تجسس کئے جب اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دنیا کی بعض چیزیں سمجھ میں آ سکتی ہیں۔ اور بعض نہیں آ سکتیں اور جو چیزیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں انکے متعلق وہ خیال کر لیتے ہیں کہ یہ سمجھ میں آنے کے قابل ہی نہیں۔ حالانکہ جو چیزیں انکی سمجھ میں نہیں آتیں ان میں سے ایک بڑا حصہ ہوتا ہے جو دوسروں کی سمجھ میں آ سکتا ہے مگر جب وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ چیزیں ہماری سمجھ میں آ ہی نہیں سکتیں۔ تو ان کی طرف سے توجہ ہٹا لیتے اور ان کے متعلق تجسس چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر

بچے کے اندر یہ مادہ ہوتا ہے

کہ جب وہ کوئی نئی چیز دیکھتا ہے تو اس کے متعلق سوالات شروع کر دیتا ہے اگر بادلوں کو دیکھتا ہے تو پوچھتا ہے کہ بادل کیا چیز ہیں؟ کیوں آتے ہیں؟ کہاں سے آتے ہیں؟ کیونکر برستے ہیں۔

غرض وہ سوالات جو ایک سائنسدان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں یا ایک عابد ان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں یا ایک تاریخ دان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں وہی سوالات اس بچے کے دل میں بھی پیدا ہوتے ہیں بلکہ درمیانہ درجہ کے سائنسدان۔ درمیانہ درجہ کے حساب دان اور درمیانہ درجہ کے تاریخ دان کے دل میں وہ سوالات پیدا ہی نہیں ہوتے جو ایک بچے کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ سوالات ان کے دلوں میں اسلئے پیدا نہیں ہوتے کہ وہ دنیا میں ایک لمبا عرصہ رہنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہوتے ہیں کہ ہر چیز جس کا وجود دنیا میں ہے۔ ہم

اس کی کنہ اور حقیقت

کو حل نہیں کر سکتے۔ لیکن بچے نے ابھی یہ سوال حل نہیں کیا ہوتا وہ سمجھتا ہے۔ کہ میرا فرض ہے۔ کہ میں ہر چیز کو غور سے دیکھوں۔ اور اس کے متعلق پوچھوں۔ اس لئے وہ ہر چیز کے متعلق سوال کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کا دماغ بھی ان باتوں کو اخذ کرنے کے لئے زیادہ آمادہ ہوتا ہے یہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ اگر بچپن کا زمانہ انسان پر نہ آتا اگر

بچپن کی خصوصیات

نہ ہوتیں تو دنیا میں علوم کا قیام بھی نہ ہوتا — کیونکہ علوم کا قیام بچپن کے ساتھ وابستہ ہے۔

پھر جوانی آتی ہے۔ جوانی کام کرنے کے دن ہوتے ہیں۔ ان کام کے دنوں میں انسان قسم قسم کی قربانی کرتا ہے۔ اور قسم قسم کی جرأت کے نظارے دکھاتا ہے۔ اور اپنے عمل کے ساتھ دنیا میں تغیر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ بچپن کے علوم اور بچپن کے سوالات کی وجہ سے وہ یہ سمجھتا ہے کہ دنیا نے کچھ بھی نہیں کیا۔ لیکن میں بہت کچھ کر سکتا ہوں۔ اور

یہ انسانی فطرت ہے

کہ جسے تجربہ نہیں ہوتا وہ یہ نتیجہ نکالا کرتا ہے کہ لوگوں نے اس کام کو پوری طرح سمجھا ہی نہیں۔ اس لئے وہ اس میں غلطی کر گئے ہیں۔ مگر میں اس کام کو زیادہ بہتر صورت میں کر سکتا ہوں۔ اس خیال کی وجہ سے وہ لازمی طور پر دنیا میں تغیر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور چونکہ حرکت میں برکت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات اس کے ذریعہ ایسا تغیر ہوتا ہے جو دنیا کے لئے بہت ہی مفید اور دنیا کو ایک قدم آگے بڑھا دینے والا ہوتا ہے۔ اور یہ کامیابی اس کو اس

قوتِ عملی

کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جو بچپن نے اس کے اندر پیدا کی۔ بچپن میں بچے کو اگر کھلونا دیا جائے۔ تو وہ اس کو توڑ دیتا ہے۔ وہ کھلونے کو اس لئے توڑتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے۔ میں اس سے اچھا بنا سکتا ہوں۔ لیکن بوجہ بچپن کے اس کو توڑ کر بنانے پر قادر نہیں ہوتا۔ مگر جب وہ جوان ہوتا ہے۔ اور اس میں تخلیق کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اس کھلونے کو بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور گو بسا اوقات وہ غلطی بھی کرتا ہے لیکن بعض اوقات کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی اچھا بنا لیتا ہے مگر جہاں جوانی میں خوبیاں ہیں وہاں

بعض نقائص بھی ہیں

کہتے ہیں جوانی دیوانی۔ انسان جوانی میں کہتا ہے کہ جو بھی میری بات کا انکار کرے اسے مار دوں۔ اور جو مقابلہ کرے اسے کچل دوں۔ لیکن ایک لمبے تجربہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ انکار اور مقابلہ کرنے والے وجود بعض دفعہ بہت مخلص ثابت ہوتے ہیں۔ جوانی کہتی ہے کہ جو مقابلہ کرتا ہے۔ اسے مار دو اسے نکال دو۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جنہیں وہ مارنا چاہتا ہے۔ یا جن کو وہ نکالنا چاہتا ہے۔ یا جن کو وہ توڑنا چاہتا ہے۔ وہی کل کو بڑے کام کے وجود ثابت ہوں گے۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکھنے والے بعد میں کتنے مخلص وجود ثابت ہوئے

صرف

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ہی ایسے تھے جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ تم میں سے ہر ایک نے میرا انکار کیا۔ مگر ابوبکرؓ ایسا تھا جس میں میں نے کوئی کجی نہیں دیکھی۔ مگر دوسرے خلیفہ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے گھر سے نکلے تھے۔ اب جوانی میں انسان کے جو خیالات ہوتے ہیں۔ اگر ان کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سلوک کیا جاتا۔ اور فرض کرو کہ اس وقت مسلمانوں کے پاس طاقت ہوتی۔ اور نوجوانوں کے ہاتھوں میں کام ہوتا۔ اور

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

کو مار ڈالتے۔ تو حضرت عمرؓ کو مارنا صرف عمرؓ کا مارنا نہ ہوتا۔ بلکہ ساری دنیا کو مار دینے کے مترادف ہوتا۔ کیونکہ جس قسم کے تغیرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئے۔ اور جس قسم کا کام حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کیا۔ ایسا کام دنیا میں بہت کم انسانوں نے کیا ہے۔ پس اگر یہی فیصلہ ہوتا۔ کہ چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے اس لئے ان کو قتل کر دیا جائے۔ تو دنیا ایک نہایت ہی قیمتی وجود سے محروم ہو جاتی۔ اسی طرح

حضرت خالدؓ بن ولید

جو اسلامی فتوحات کے بڑے بھاری موجب ہیں۔ اور انہوں نے اسلام کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اور سالہا سال تک رات دن اپنے آپ کو موت میں ڈال کر اسلام کی خدمت کی۔ یقیناً ان کو بھی نوجوانوں کے فیصلہ کے ماتحت مار دیا جاتا۔ حضرت عمروؓ بن العاص کی موت کا فتوےٰ بھی صادر کیا جاتا۔ عکرمہؓ بن ابی جہل جس نے بعد کی قربانیوں کی وجہ سے دنیا کے لئے ایثار کی ایک بہترین مثال قائم کر دی۔ اسے بھی قتل کر دیا جاتا۔ اور اگر ایسا ہوتا۔ تو یہ لوگ جنہوں نے اسلام کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اور جو اسلام کی تاریخ میں روشن ستاروں کی طرح نظر آتے ہیں اور جن پر مسلمان آج بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔ نہ اسلام کے لئے قربانیاں کرتے۔ اور نہ مسلمان ان ہستیوں پر فخر کر سکتے۔ نوجوانی میں جہاں قوت عملیہ پائی جاتی ہے۔ وہاں بوجہ اس خیال کے کہ دنیا غلطی کر رہی ہے۔ میں اس غلطی کو درست کروں گا۔ اور بوجہ اس کے کہ اسے درست کرنے کے ساتھ

دوسرا پہلو یہ بھی ہوتا ہے

کہ جو چیز بگڑی ہوئی ہے اسے توڑ ڈالوں۔ بعض نوجوان دیوانگی کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور دنیا کو بڑے بڑے فوائد سے محروم کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد بڑھاپا آتا ہے۔ بعض دفعہ بڑھاپا ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان سیکھا سکھایا سب کچھ بھول جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ومنکم من یرد الی
ارذل العمر لکیلا
یعلم من بعد علم
شیئاً۔ (سورہ الحج)

اس حالت میں انسان کو کچھ علم نہیں ہوتا۔ کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ میں نے بعض بڈھوں کو بچوں کی طرح روتے دیکھا ہے۔ محض اس لئے کہ مجھے فلاں چیز نہیں ملی۔ یا فلاں نے میری خبر گیری نہیں کی

مجھے یاد ہے۔

مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرحوم

قادیان آئے۔ اور ان سے مختلف باتیں ہوئیں۔ آخر میں انہوں نے علیحدگی میں میرے ساتھ گفتگو کی۔ اور صاف طور پر اقرار کیا۔ کہ وہ پوری طرح سمجھ گئے ہیں۔ کہ راستی اور سچائی قادیان میں ہے۔ لیکن ساتھ ہی رو پڑے۔ اور کہا کہ میں مجبور ہوں۔ میری بیوی میری طہارت کرتی ہے۔ اور وہی میری خدمت کرتی ہے۔ اس لئے میں اس کا محتاج ہوں۔ پیغامیوں نے میرے بیوی بچوں کو لالچ دیا ہوا ہے۔ اس لئے وہ انہیں نہیں چھوڑتے۔ اور میں ان کے ساتھ جانے پر مجبور ہوں۔ اب یہ بھی

بڑھاپے کی ایک مجبوری تھی

لیکن بڑھاپا اپنے ساتھ تجارب بھی لاتا ہے۔ بچپن اور جوانی کے تجارب کے بعد جو خلاصہ نکلتا ہے بڑھاپا اس خلاصے کا برتن ہے۔ جیسے بھینس چارہ کھاتی ہے۔ اس کو حمل ہوتا ہے۔ حمل سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے تھنوں میں دودھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ برتن جس میں دودھ دوہا جاتا ہے۔ وہ بڑھاپا ہے۔ جو تمام زندگی کا خلاصہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر انسان کی اعصابی طاقتیں ماری جائیں۔ تو یہ عمر انسان کے لئے دکھ اور تکلیف کی عمر ہوتی ہے۔ لیکن اگر دماغی طاقتیں قائم رہیں۔ اور جسمانی طاقتیں بھی ایسی کمزور نہ ہوں۔ کہ انسان بے کار ہو جائے۔ تو یہ عمر

زندگی کے تجارب کا بہترین خلاصہ

ہوتی ہے جس کے بغیر دنیا صحیح طور پر آگے نہیں بڑھ سکتی۔ غرض ہر دَور اپنے اندر خوبیاں بھی رکھتا ہے۔ اور نقائص بھی۔ جس طرح انسانی زندگی ہے۔ اسی طرح قومی زندگی بھی ہوتی ہے۔ جس طرح ایک فرد پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح قوم پیدا ہوتی ہے۔ اور جو ادوار افراد پر گزرتے ہیں۔ وہی قوموں پر بھی گزرتے ہیں۔ قومیں بھی افراد کی طرح پیدا ہوتی ہیں۔ اور وہ بچوں کی طرح بچپن کی غلطیاں بھی کرتی ہیں۔ بچپن کی قسم کی بے وقوفیاں بھی کرتی ہیں۔ اور بچوں کی طرح سوال وجواب بھی کرتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ

ہزاروں سوالات

صحابہؓ کی طرف سے اور مستورات کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کئے گئے۔ اور جب آپ نے ان کے جوابات دیئے۔ تو ان کا علم ترقی کر گیا اور آنے والے لوگوں کے لئے ترقی کا ایک نیا باب کھل گیا۔

تاریخوں میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک یہودی حضرت عمرؓ کی مجلس میں آیا۔ اور کہنے لگا کہ ہمیں تو آپ کی شریعت پر رشک آتا ہے۔ پیشاب۔ پاخانہ۔ نہانا دھونا۔ کھانا۔ پینا۔ کپڑے پہننا۔ غرض ہر چیز کا ذکر اس میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ یہ رشک اسے انہی سوالات کی وجہ سے پیدا ہوا۔ جو صحابہؓ فرداً فرداً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کرتے تھے۔ اگر ان سوالات کو الگ الگ کر کے دیکھا جائے۔ تو بچوں کے سے سوالات معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں یکجائی طور پر دیکھا جائے۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر یہ سوالات نہ ہوتے۔ تو

اسلام کی عمارت

نامکمل رہ جاتی۔ اس کے مقابل میں جن قوموں کی بچپن کی عمر نامکمل رہ جاتی ہے۔ وہ احکام کی تفاصیل سے محروم رہتی ہیں۔ اور جب ان سے اخلاقی یا تمدنی احکام کی تفصیلات کے متعلق سوال کئے جاتے۔ تو وہ کہہ دیتی ہیں کہ اس کے متعلق تو ہماری شریعت میں کچھ نہیں لکھا۔ لیکن قرآن کریم نے تمام امور پر روشنی ڈالی ہے۔ اور کسی اہم امر کو نظر انداز نہیں کیا۔ گو تمام

مضامین کی تفصیل

اس کے اندر نہیں۔ اور نہ اتنے مضامین کی تفصیل محدود صفحات میں آ سکتی تھی۔ اگر قرآن کریم میں سب مضامین اس تفصیل کے ساتھ لکھے جاتے اور ہر آدمی سب مسائل کا جواب اسی میں سے نکال سکتا۔ بلکہ ہر سوال اس میں حل کیا ہوا ہوتا۔ تو قرآن کریم چار پانچ سو صفحے کی کتاب نہ ہوتی۔ بلکہ

دس بیس لاکھ صفحے کی کتاب

ہوتی اور کوئی بھی اسے پوری طرح پڑھ نہ سکتا اور بجائے ہر رمضان میں پورا قرآن مجید تلاوت کرنے کے لوگ ساری عمر پڑھتے رہتے اور پھر بھی پورا نہ پڑھ سکتے۔ کوئی پندرھویں پارے تک پہنچتا اور مرجاتا۔ کوئی بیسویں پارے تک پہنچتا اور مر جاتا اور کوئی ایک آدمی زیارت کے قابل ایسا ہوتا جس نے پورا قرآن مجید پڑھا ہوتا۔ تو عوام الناس کو فائدہ پہنچانے کے لئے

ضروری تھا

کہ خدائی کلام مختصر ہو۔ اور اس میں اشارۃً سارے علوم موجود ہوں اور ان اشارات کی تفصیل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہو۔ یہ تفصیل اسی صورت میں ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے صحابہؓ کو یہ شوق عطا فرمایا کہ جیسے بچہ سوال کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے اماں یہ کیا ہے؟ وہ کیا ہے؟۔ اسی طرح صحابہ سوال کرتے چلے جاتے تھے آخر یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ (المائدہ ع ۱۴) یعنی اے مومنو! تم ان باتوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہارے لئے تکلیف کا موجب بن جائیں۔ تو گویا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ صحابہ کرامؓ کثرت سے سوال کیا کرتے تھے۔ لیکن جیسے بچہ جب سوال کرنے میں حد سے بڑھ جاتا ہے تو اس کو روکا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے صحابہؓ کو سوالات کی زیادتی سے روکا۔ لیکن اس بات سے پتہ لگتا ہے کہ

بچپن کا زمانہ

صحابہؓ پر پوری طرح آیا اور انہوں نے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ اموال کو خرچ کرنے کا سوال آیا تو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم اس کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں۔ بلکہ وہ فوراً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے اموال کو کس طرح خرچ کریں۔ ساری دنیا کھانا کھاتی ہے۔ مگر صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ! کونسی چیز حلال اور کونسی حرام ہے؟ دنیا میں یتیم پائے جاتے ہیں مگر صحابہؓ کو ان کا بھی احساس ہوا۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ یتامیٰ کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

غرض صحابہؓ سوالات پوچھتے چلے گئے اور جو پوچھنے کے عادی نہ تھے وہ پوچھنے والوں کے ساتھ چمٹ گئے۔ جیسے حضرت ابوہریرہؓ خود نہیں پوچھتے تھے۔ لیکن سارا دن مسجد میں پڑے رہتے تھے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتے رہتے تھے

پھر شباب کا دور آیا

تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس دور میں بھی صحابہؓ کرام نے وہ قوت عملیہ دکھائی کہ دوسری اقوام میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس چھوٹی سی قوم نے تھوڑے عرصہ میں ہی بڑی بڑی سرکش حکومتوں کو کچل کر رکھ دیا۔ عرب کی آبادی اس وقت پچاس ساٹھ لاکھ کے قریب ہے اور میرا اندازہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عرب کی آبادی دس لاکھ سے زیادہ نہ تھی۔

دس لاکھ کے معنے یہ ہیں

کہ اتنی آبادی تھی جتنی آبادی اس وقت لاہور شہر کی ہے۔ مگر کیا کوئی قیاس کر سکتا ہے کہ لاہور کی آبادی اٹھے اور امریکہ کی حکومت کو یا انگلستان کی حکومت کو یا روس کی حکومت کو یا جرمنی کی حکومت کو یا جاپان کی حکومت کو توڑ کر رکھ دے۔ بلکہ لاہور تو پھر بھی متمدن شہر ہے۔ یوں سمجھو کہ جھنگ کا ضلع اٹھ کھڑا ہو۔ یا ڈیرہ غازیخاں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور ان کے اٹھتے ہی روس سے خبر آرہی ہو کہ ماسکو فتح ہو گیا ہے۔ انگلستان سے خبر آرہی ہو کہ لنڈن فتح ہو گیا ہے۔ امریکہ سے خبر آرہی ہو کہ واشنگٹن اور نیویارک فتح ہو گیا ہے جاپان سے خبر آرہی ہو کہ ٹوکیو فتح ہو گیا ہے یہ بات کسی انسان کے وہم میں بھی نہیں آسکتی اور پھر یہ کامیابی کسی لمبے عرصہ میں نہیں بلکہ ایک نہایت ہی قلیل عرصہ میں ہوئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت پونے تین سال اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خلافت کا زمانہ نو سال ہے۔ اس

بارہ سال کے عرصہ میں

قریباً تمام ملک فتح ہو گئے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں کوئی ملک ایسا نہ تھا جو فتح نہ ہوا ہو۔ پس صحابہؓ پر شباب بھی آیا تو ایسا کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ پھر بڑھاپے کا زمانہ آیا تو وہ بھی کمال کا۔

بڑھاپے کے معنے

عقل اور تجربہ کے ہیں۔ عقل اور تجربہ کے لحاظ سے جس طرح صحابہؓ نے حدیث کی تدوین کی۔ یا قرآن مجید کے معارف اور اس کے نکات کو اخذ کیا ہے کسی اور قوم نے اتنے قریب زمانہ میں اخذ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی قوم نے اس قدر قریب زمانہ میں تصوف اور فقہ کی تدوین کی جتنے قریب زمانہ میں صحابہ نے کی۔ یہودیوں میں فقہ اور تصوف کی بے شک تدوین ہوئی مگر ایک ہزار سال کے بعد یعنی حضرت عیسےٰؑ کے زمانہ سے چار سو سال پہلے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور تابعین نے ان

علوم کی تدوین

میں کمال کر دیا۔ تو بڑھاپا بھی آیا مگر کمال درجے کا۔ گویا صحابہؓ نے تینوں ادوار کا اعلےٰ ترین نمونہ باقی دنیا کے لئے قائم کر دیا۔ یہی وجہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی تاریخ پڑھ کر انسان کے دل پر ایسا گہرا اثر پڑتا ہے کہ کسی قوم کے حالات پڑھ کر وہ اثر محسوس نہیں ہوتا۔ اب اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو اسی کام کے سرانجام دینے کے لئے کھڑا کیا ہے جو صحابہؓ نے کیا تھا۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ہمارا بچپن کیسا تھا؟ اور ہماری جوانی کیسی ہے؟ اگر بچپن اچھا نہ ہو تو انسان گھبراتا ہے کہ فلاں بات نہیں پوچھی۔ فلاں بات باقی رہ گئی۔ لیکن اگر بچپن کمال کا ہو تو تسلی ہوتی ہے کہ ہم نے جو کچھ پوچھنا تھا پوچھ لیا

ایک روایت میں آتا ہے

کہ صرف دو باتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حل کرانی رہ گئی تھیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے وہ دو باتیں بھی حل ہو چکی تھیں۔ لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ کے دلوں کو تسلی تھی کہ ہم نے باقی سب باتیں پوچھ لی ہیں۔ صرف دو باتیں حل کرانی رہ گئی ہیں۔ مگر کیا کوئی دوسری قوم ایسی ہے۔ جو یہ کہہ سکے کہ ہم نے جو کچھ پوچھنا تھا پوچھ لیا۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یہ کہہ سکتی ہے کہ ہم نے جو کچھ حل کروانا تھا کروا لیا۔ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قوم کہہ سکتی ہے کہ ہم نے جو کچھ حل کروانا تھا کروا لیا۔ اگر ان پر کوئی سوال پڑے تو وہ اس کے لئے عقل دوڑاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ خدائی کتاب کی طرف رجوع کریں اور اس سے جواب حاصل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے دشمنوں کے خلاف یہی حربہ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ لغویات ہے کہ انسان اپنے پاس سے کوئی دعویٰ کرے یا کسی دعوے کی دلیل پیش کرے۔ بلکہ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ دعویٰ بھی اسی کتاب سے پیش کرے۔ جسے وہ مانتا ہے دلیل بھی اسی کتاب سے دے۔ لیکن اسلام کے سوا تمہیں کوئی مذہب ایسا نظر نہیں آئے گا جو دعوے بھی اسی کتاب سے پیش کرے جس کو وہ مانتا ہے اور دلیل بھی اسی کتاب سے دے

ہمارا دعویٰ ہے

کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت میں صحابہؓ کا رنگ پایا جاتا ہے یا نہیں۔ اور عملی طور پر ہماری جماعت صحابہؓ سے مشابہت رکھتی ہے یا نہیں۔ مخالف تو اعتراض کیا ہی کرتا ہے۔ لیکن ہم جو ایک دوسرے کے خیر خواہ اور محب ہیں کیا ہم سمجھتے ہیں کہ ہم وہی کام کر رہے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں کیا کرتی ہیں اور جس کا اعلےٰ نمونہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ نے دکھایا۔ اگر دیانتداری کے ساتھ ہمارا جواب ہو۔ ہاں تو ہم سے زیادہ خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر دیانتداری سے جواب ہو۔ نہیں۔ تو

ہماری ذمہ واریاں

بہت بڑھ جاتی ہیں

اور ہمیں بہت جلد اپنی اصلاح اور جماعت کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں اپنی موجودہ قربانیوں کو بہت زیادہ بڑھا دینا چاہیئے۔ ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کی زندگیاں شریف انسانوں کی طرح تو بسر ہو رہی ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا ان کی زندگی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ یا تابعین کی طرح بسر ہو رہی ہے یا نہیں مجھے جب کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص بڑا نیک ہے اس سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی

(آگے ص ۵ پر)

احباب کے لئے اعلان

رسالہ الفرقان بابت ماہ ستمبر ڈاک کے ذریعہ سے سب احباب کے نام روانہ کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی خریدار کو ۳۰ ستمبر تک موصول نہ ہو تو وہ فوراً کارڈ کے ذریعہ دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

تو وہ یہ فقرہ کہہ کر مجھے اس کے متعلق خوش کرنا چاہتا ہے۔ مگر میرا دل جل جاتا ہے۔ کہ یہ تو ایک ذلیل درجہ ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص بدمعاش نہیں۔ فلاں شخص خبیث نہیں یہ بھی کوئی تعریف ہے۔ اگر کوئی آدمی بادشاہ کے دربار میں جائے اور کہے اے بادشاہ تو خبیث نہیں۔ اے بادشاہ تو بدمعاش نہیں اے بادشاہ تو لچا نہیں۔ تو بتاؤ وہ وہاں سے انعام لے کر نکلے گا۔ یا مار کھا کر

یہ چیزیں تو ساری سلبی ہیں

یہ نفی کرتی ہیں اس کی خباثت کی۔ یہ نفی کرتی ہیں اس کی بدمعاشی کی اور نفی تعریف نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ شریف انسان اس کو گالی سمجھتا ہے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدی ایسے ہیں۔ جن کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے اندر وہ عیوب نہیں رکھتے جو اوباش لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو دین کے لئے جوش اور اخلاص رکھتے ہیں اور رات دن اُن کو یہی دُھن لگی ہوئی ہو کہ دنیا میں اسلام اور احمدیت جلد پھیلے۔ وہ لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آتے ہوں۔ کمزوروں کی مدد کرتے ہوں۔ ضعیفوں کی طاقت کا موجب بنتے ہوں۔ گرے ہوئے کو اٹھاتے ہوں۔ بیواؤں کی خبر گیری کرتے ہوں۔ اور دُنیا کو یہ محسوس ہوتا ہو۔ کہ وہ اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے فائدہ کے لئے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم میں یہ بات ہو یا نہ ہو۔ لیکن

صحابہ کی زندگی میں

تو ہمیں یہی نظر آتا ہے۔ پس جب تک ہم میں یہ رنگ پایا نہیں جاتا۔ اس وقت تک ہماری جوانی صحیح معنوں میں جوانی نہیں کہلا سکتی۔ بچپن کا زمانہ گذر گیا۔ بچپن میں اگر ہم نے اپنے فرائض ادا نہیں کئے۔ تو یہ بہت بڑا نقص تھا۔ لیکن بچپن تو گذر گیا اس کے بعد اب اگر ہماری جوانی بھی بےکار جائے تو بڑھاپا بہرحال خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔ اور ہماری مثال اس شخص کی سی ہوگی جس پر جوانی آنے سے پہلے ہی بڑھاپا آجائے۔ پس

قوم کی جوانی

کی اپنی جوانی سے بڑھ کر حفاظت کرو ہم دنیا کے سامنے دعویٰ تو پیش کرتے ہیں کہ ہم دنیا کی حفاظت کے لئے آئے ہیں۔ ہم دنیا کو امن دینے کے لئے آئے ہیں۔ لیکن

ہم کو دیکھنا چاہیئے

کہ کیا ہم اس قسم کے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ جن سے دُنیا کو امن ملے۔ ہم کہتے تو ہیں۔ کہ ہم دنیا میں اس لئے آئے ہیں کہ ہم غرباء کی کمزوریوں کو دور کریں اور انہیں ترقی کی راہوں پر چلائیں۔ لیکن سوچو تو کیا ہمیں غرباء کی کمزوریوں کو دور کرنے کی فکر دامنگیر رہتی ہے۔ میری نگاہ تو یہ دیکھ رہی ہے کہ صرف مرکز کے غربا کے لئے بھی غلہ کا انتظام نہیں ہوتا۔ حالانکہ

غربا کی موجودگی میں

جو فاقے کر رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی ایسے موجود ہیں۔ جن کے بچے آٹے سے کھیلتے ہیں۔ اور غرباء کے گھروں میں بچے ایک ایک لقمے کو ترس رہے ہوتے ہیں۔ کون ہے جو یہ کہہ سکے کہ ہماری جوانی کے ایام ایسے ہیں۔ جن پر ہم فخر کر سکیں۔ جب تک حقیقی جوانی کے حالات پیدا نہیں ہوتے ہم فخر نہیں کر سکتے۔ اگر ہم اپنے منہ سے فخر کی باتیں کریں گے۔ تو وہ ہماری ذلت کا موجب ہوں گی۔ ہم جتنا فخر کریں گے۔ جتنے دعوے کرینگے وہ سب ہمارے لئے گالیاں ہوں گی۔ وہ ہمارے لئے جوتیاں ہوں گی جو ہم ریشم کے رومال میں لپیٹ کر اپنے سر پر مار رہے ہونگے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں۔ جب کوئی مرتا ہے اور اس کے رشتہ دار اس پر نوحہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں تو بڑا بہادر تھا۔ تو بہت سخی تھا تو فرشتے اس کو نیزے کی ہک مارتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ بول تو تھا بہادر۔ پھر نیزے کی ہک مارتے ہیں اور کہتے ہیں۔ بول تو تھا سخی اس کا مفہوم یہی ہے۔ کہ انسانی فطرت اگر زندہ اور صحیح ہو تو وہ ایسی تعریفوں پر شرمندہ ہو جاتی ہے۔ ایک انسان جو لالچ اور بخل سے بھرا ہوا ہو۔ اگر اسے کوئی کہے۔ کہ یہ ہمارے ان داتا ہیں یہ ہمارے بڑے محسن ہیں اور یہ بہت سخی ہیں تو اگر اس کی فطرت مردہ ہو تو اور بات ہے۔ لیکن

اگر اس کی فطرت زندہ ہے

تو اس کا نفس یہ نہیں سمجھے گا کہ میری تعریف ہو رہی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص گھوڑے سے گر پڑے اور لوگ کہیں کہ یہ بڑا شاہسوار ہے تو وہ خوب سمجھ رہا ہوتا ہے۔ کہ میری تعریف نہیں کی جارہی۔ بلکہ مجھے طعنہ دیا جارہا ہے۔ تو محض تقریروں سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا محض جوش و خروش ظاہر کرنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک ہم حقیقی طور پر تبلیغ کی طرف متوجہ نہ ہوں جب تک ہم حقیقی طور پر سوچ سمجھ کر کام نہ کریں جب تک ہم حقیقی طور پر غریبوں کی فکر نہ کریں جب تک ہم حقیقی طور پر بنی نوع انسان کے اندر امن پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں تب تک ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہماری قوم جوانی کے دن دیکھ رہی ہے۔ اگر اسلام ترقی نہیں کر رہا۔ اور ہماری م

م کوششوں کے باوجود دنیا میں اس رنگ میں مساوات پیدا نہیں ہو رہی جس رنگ میں اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جوانی سے پہلے ہم پر بڑھاپا آگیا ہے پس جماعت کو اپنی

عملی حالت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

وقت سرعت کے ساتھ گزر رہا ہے۔ اور کئی کام ایسے ہیں۔ جو ابھی تک روز اول میں سے گزر رہے ہیں۔

شیر علی صاحب پسر جمیل احمد صاحب امروہی درویش کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ شیر علی صاحب پسر جمیل احمد صاحب امروہی درویش کراچی میں ایک فلور ملز کے حادثہ میں اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص اور فرمانبردار نوجوان تھا۔ اور جماعتی کاموں میں شوق سے حصہ لیتا تھا۔ اس کی عمر ۲۰ سال کے لگ بھگ تھی۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ اس کا والد جمیل احمد قادیان میں درویش ہے اور اس کے دیگر بہن بھائی اور والدہ ربوہ میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد)

مردان میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی

مورخہ ۱۲ر ستمبر بروز اتوار ۷ بجے شام سے لیکر نو بجے تک مسجد احمدیہ بکٹ گنج مردان میں سیرۃ النبی صلعم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ میاں شہاب الدین صاحب نائب امیر کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مسٹر حمید الدین صاحب اور قاضی محمد اسرائیل صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظمیں جو اس موقعہ کے مناسب حال تھیں پڑھیں۔ اسکے بعد مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ زندہ قومیں اپنے اسلاف کی تاریخ کو زندہ رکھتی ہیں آپ نے فرمایا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے روحانی پیغام کو زندہ رکھنے کے لئے اور مسلمانوں کے جذبہ قوت اور عمل بیدار کرنے کے لئے سیرت کے جلسے کرنے از حد ضروری ہیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی آدم خانصاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو احسانات "قیام توحید" استیصال شرک اور گذشتہ انبیاء کی عظمت کو شرح و بسط کے ساتھ پشتو زبان میں بیان کیا۔ اسکے بعد شیخ عبد السلام صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم "جان و دلم فدائے جمال محمد است" خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ اور مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوۃ قدسی پر ایک گھنٹہ مدلل تقریر فرمائی جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ جلسہ گاہ کو قمقموں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعے ہزاروں لوگ تقریر سن رہے تھے۔ غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ مسجد سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ خدا کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا اور حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(شیخ مشتاق احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو ہوگا

اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کا اعلان اور پروگرام سالانہ اجتماع اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ تمام لجنات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی لجنہ اماء اللہ کے نمائندہ کے نام سے مطلع فرمائے۔ اسی طرح مقابلہ جات میں شامل ہونے والی بہنوں کے نام مقررہ تاریخ تک (یعنی ۱۰ر اکتوبر تک) ارسال فرمادیں۔ عنوانات بھی ارسال فرمادیں۔

تمام لجنات اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ بھی جلد از جلد ارسال فرمادیں اس موقعہ پر منعقد ہونے والی شوریٰ کے لئے تجاویز ارسال فرمادیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر جو حال ہی میں تبلیغ اسلام کے لئے مشرقی افریقہ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ ربوہ میں بیمار ہیں ——— بیماری لمبی ہو جانے اور کمزوری کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے طبعاً تشویش رہتی ہے سب احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید)

[redacted]

مجلس خدام الاحمدیہ کی اہم اور بنیادی ضرورت

مجالس کے ذی ثروت اور غیور نوجوان اپنا فرض پہچانیں

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ امر میرے لئے تعجب انگیز ہے کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک بیشتر تعداد نے ابھی تک اپنی مرکزی تنظیم کی ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی ضرورت کا کماحقہ احساس نہیں کیا۔ حالانکہ جو جماعتیں اور تنظیمیں اپنی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کی فکر نہیں کرتیں وہ اپنے فرائض کو پورے طور پر ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتیں۔ وہ بنیادی ضرورت جس کی طرف سے اب تک غفلت برتی جا رہی ہے مجلس مرکزیہ کے دفتر کے لئے ایک مناسب اور موزوں عمارت تعمیر کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔

دفتر مرکزیہ کی موجودہ عمارت صرف مختصر کمروں پر مشتمل ہے۔ جو مجلس کی رفاہی سرگرمیوں اور خدمت خلق کے پروگراموں کو جامہ عمل پہنانے کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ مجلس کے تربیتی اور رفاہی کاموں کو وسیع کرنے اور انہیں کامیابی سے چلانے کے لئے ایک ایسی دفتری عمارت کا ہونا ضروری ہے جو متعدد کمروں کے علاوہ ایک موزوں ہال ۔ لائبریری۔ کلاس روم اور اسٹور وغیرہ پر مشتمل ہو تاکہ تربیتی اجلاس اور اجتماعات اسی میں منعقد ہو سکیں۔ اور مختلف شعبہ جات کے انچارج صاحبان اور ان کا عملہ زیادہ یکسوئی اور دلجمعی اور سہولت کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرنے کے قابل ہو سکے۔ ہماری مجالس اور خدام کی عدم توجہی کا یہ نتیجہ ہے کہ جماعت کی دوسری تنظیمیں اس معاملے میں ہم پر سبقت لے گئی ہیں۔ اس کی تلافی کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کر کے مرکزی دفتر کے لئے ایک ایسی عمارت تعمیر کر کے دکھائیں جو اپنی شان اور وسعت کے لحاظ سے دوسروں کے لئے رشک کا موجب ہو۔ اور جس پر صحیح معنوں میں "دیر آید درست آید" کی مثال صادق آ سکے۔

میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ذی ثروت نوجوانوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی سابقہ کوتاہی کو دور کرتے ہوئے تعمیر دفتر کے لئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کریں گے جماعت میں ایسے بکثرت نوجوان موجود ہیں جو سو سو روپے ہی نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر رقوم اس اہم قومی ضرورت کے لئے پیش کر سکتے ہیں۔ میں خدام الاحمدیہ کے ذی ثروت اور غیور نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور بے دریغ سو سو روپے اور اس سے بھی بڑی بڑی رقوم پیش کر کے ثابت کر دکھائیں کہ وہ کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ انشاء اللہ العزیز ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے رہے گا۔ خدا ہمارے نوجوانوں کو ہمت عطا کرے اور انہیں قربانی اور ایثار اور ذمی صحت وقت کے امتحان میں پورا اترنے کی توفیق بخشے۔

ایسے تمام خدام جو سو سو روپے۔ پچاس پچاس روپے کی رقوم پیش کریں گے ان کے نام دفتر کے ہال میں دیوار پر کندہ کرا دیئے جائیں گے تاکہ ان کے اس جذبہ قربانی کی یاد تازہ رہے اور آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ ان کے لئے دعا کرتی رہیں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز

شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے اگر زعماء کرام یا اراکین کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو مقامی مجالس عاملہ کی منظوری حاصل کر کے مرکز کو زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر ۵۵ء تک ضرور مطلع فرمایا جائے۔ بعد میں موصول ہونے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع اپنی خصوصیات کے ساتھ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۵۵ء کو بروز ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ!

یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے۔ جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اس بابرکت اجتماع میں شریک ہونے کے لئے احباب کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ کئی روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین
محمد شریف ہاشمی چوہڑ ۱۱ براستہ سانگلہ ہل

(۲) بندہ آجکل بہت پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ نیز میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(عبد الرحیم بٹ احمدی نیا محلہ عیدگاہ جہلم شہر)

(۳) میرا ایک کیس عرصہ سات سال سے چل رہا ہے۔ احباب جماعت مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں
(منظور الحق جہلم)

(۴) خاکسار کے دادا سید عین علی شاہ صاحب عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا برائے صحت فرمائیں۔
(سید صدق المرسلین خادم کوئٹہ)

(۵) خاکسار کو جوڑوں کی درد کی تکلیف ہے۔ احباب کرام میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(صوبیدار) محمد یعقوب بھیروی)

(۶) میرے بھائی عزیز عبد الغفور کا ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان ہونے والا ہے۔ احباب عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(گلزار احمد از چنیوٹ)

(۷) میرا لڑکا رحمت الٰہی بعارضہ بخار اور تپش عرصہ سات ماہ سے مسلسل بیمار چلا آ رہا ہے۔ کافی علاج کے بعد بھی افاقہ نہیں ہوا۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان سے بچے کی شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد ابراہیم شعیب دھوبی گھاٹ گلی نمبر ۔ لائلپور)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

چندہ ماہوار۔ سالانہ اجتماع۔ تعمیری فنڈ۔ اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں۔ ان کی شرح اس قدر قلیل رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی بھی رکن کے لئے بار نہیں ہو سکتی۔ چندہ ماہوار آمد پر ½ پائی فی روپیہ۔ چندہ سالانہ اجتماع صرف ۱۲؍ اور چندہ تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے۔

چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایۂ تکمیل کو پہنچایا جا سکے۔ اور پھر چند سال جب تک کہ دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔ پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار کی رقم پوری کرنی ہے۔ اور اسی کے مطابق چندہ دے کر عند اللہ ماجور ہونا چاہئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تریاق سل: سل۔ دق۔ دائمی نزلہ۔ کھانسی۔ عام کمزوری کا بے نظیر علاج
قیمت ایک ماہ کورس ۱۰/- روپے
تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سر بمہر ٹنڈرز ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے ۲۶ ستمبر کے ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر تک اسی دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت بشمول شرح فی صد ٹنڈر	ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	میعاد تکمیل
۱- والٹن ٹریننگ سکول کے یو۔ این او ہوسٹل برائے بیرونی طلباء میں Cast iron کے نہانے کے ٹبوں (اندازاً سائز ۱۱-۱'×۶''-۲'×۲') کی فراہمی اور ان کو نصب کرنا جو اندر سے Procelain enamelled ہوں اور باہر سادہ رنگ ہوا ہو۔ اس میں پائپ کنکشنز اور تمام فٹنگز وغیرہ شامل ہیں	روپے ۱۷,۰۰۰/-	روپے ۴۲۵/-	۲ ماہ

۲- جو ٹھیکیداران کے نام اس ڈویژن کے سینیٹری کاموں کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ اپنے نام ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء سے قبل اندراج کے کاغذات (یعنی مالی پوزیشن اور تجربہ سے متعلق سندات) ہمراہ لا کر درج کرائیں۔

۳- تفصیلی شرائط و کوائف۔ نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹ اور تخمینہ جات ایام کار میں کسی روز بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر خود ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء سے قبل ہی ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ نرخ مکمل اعداد میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل نرخ رد کر دیئے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

میلہ مویشیاں لائل پور

لائل پور ڈسٹرکٹ بورڈ کا مشہور و معروف ششماہی میلہ اسپاں و مویشیاں ۱۴ تا ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز بدھ وار تا سوموار میلہ منڈی گراؤنڈ متصل نیبر کالونی (جوالانگر) بر سڑک سمندری لائل پور منعقد ہوگا۔

اس میلہ میں مغربی پاکستان بھر سے اعلیٰ قسم کے گھوڑے۔ گھوڑیاں۔ اونٹ۔ گائے۔ بیل۔ بھینس فروخت کے لئے لائے جاتے ہیں۔ جس سے سوداگران کے خرید و فروخت کا نادر موقعہ ملتا ہے۔ ذرائع آمد و رفت اور رسل و رسائل نہایت ہی آسان ہونے کی وجہ سے سوداگران اور بھی زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

روشنی۔ پانی۔ صفائی۔ حفاظت۔ سایہ تمام سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ اشیاء خورد و نوش۔ تفریح کے علاوہ سرکس۔ تھیٹر۔ دیگر کھیل تماشوں کا بھی منڈی میں خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے۔

اشیاء خورد و نوش۔ چارہ۔ تھیٹر۔ سرکس وغیرہ کے لئے جگہ کا نیلام ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز سوموار ۱۰ بجے صبح سے شروع ہوگا۔

سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پو

ایسٹرن پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ کے عطریات
سہاگ، حنا، گلاب، چنبیلی، شام شیراز۔ گل شبو۔
ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں

قرص نور
قابل رشک صحت و طاقت
جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو ضعف دل و دماغ۔ دل کی دھڑکن۔ کمزوری مثانہ۔ عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا زود اثر اور مستقل علاج
قیمت مکمل کورس چار روپے
فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

کرشمہ حکمت
خارش ہر قسم کا شرطیہ علاج
دھدر۔ بالچر گنج۔ لوط۔ اور چنبل میں بہت مفید ہے۔ مکمل کورس ۴/-
حب شباب کمزوری کا واحد علاج پٹھوں میں خوب طاقت اور جسم میں اعلیٰ قوت پیدا کرتی ہے
فی شیشی ۶/۸
دواخانہ طب جدید کھوکھر منزل
چک چٹھہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

مطبوعات عامہ مکتبہ لیسرنا القرآن ربوہ
قرآن کریم بڑا سائز بطرز لیسرنا القرآن ہدیہ مجلد ۱/۸
قاعدہ لیسرنا القرآن مکمل ہدیہ ۱۰/
قاعدہ لیسرنا القرآن حصہ اول ہدیہ ۴/
اسی طرز کتابت کے سیپارے اول تا ششم ہدیہ فی پارہ ۴/ محصول ڈاک علاوہ
تاجر احباب کو خاص رعائت
مینیجر مکتبہ لیسرنا القرآن۔ ربوہ

حب ابھا
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس ۱۳/۱۲/- روپے
نرینہ اولاد گولیاں
لڑکا پیدا ہونیکی دوائی مکمل کورس ۹/-/- روپے
حب جند
ہسٹیریا۔ مالیخولیا کا علاج ۴۰ گولیاں ۶/-/- روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا
دفتر لاہور جنرل بکنگ آفس سرگودھا — دفتر اے گروپ سرگودھا — دفتر بی گروپ سرگودھا — جنرل منیجر گروپ
ٹیلیفون ۴۴۹ — ۲۴۳۸ — ۲۳۶۳-۴۲۶۸ — ۲۲۹۵ — ۲۱۶۴

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰.	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵¼	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۹
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۴۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱-۲۰	۱۵-۱۵								
از سرگودھا برائے کانڈیالہ	۱۴	۱۶									

نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کیلئے بے مثل تحفہ ناخونہ، پھنی، خارش اور پانی بہنے کا شافی علاج

قیمت فی شیشی عہ علاوہ اخراجات ڈاک و پیکنگ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

باموقعہ قابلِ فروخت اراضی

محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں چار کنال اراضی کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے، زمین نہایت باموقعہ اور مسجد کے قریب ہے پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا بالمشافہ گفتگو کریں۔

ز معرفت نظارت امور عامہ ربوہ

[redacted]

ایس سی کالج و شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لٹن، ۲ پلیس لاہور

اکتوبر سیشن

برائے انگریزی۔ اردو۔ عربی۔ پشتو۔ سندھی شارٹ ہینڈ۔ داخلہ جاری ہے فیس مبلغ ۱۵ روپے۔ واقف زندگی سے کوئی فیس نہیں لی جاتی حسب سابق تصدیق ضروری ہے۔

ایس۔ یو۔ شیخ کوثر ڈائریکٹر شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

پروپرائٹر:۔ ایس کوثر کمپنی لمیٹڈ دی مال لاہور فون نمبر ۵۳۸۲

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

محترم مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی بی ایس چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال فرماتے ہیں:۔

"میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں اور اپنے مریضوں کو استعمال کروائے ہیں انکو بے حد مفید پایا ہے۔"

طاقت کی اکسیری گولیاں جسم کے تمام اعصاب اور پٹھوں کو بے حد طاقت دیتی ہیں۔ قیمت دو ہفتہ کورس چھ روپے

ناظم طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

مکان قابل فروخت

ایک مکان واقع محلہ دارالرحمت غربی ربوہ جو ایک کمرہ اور چار دیواری پر مشتمل ہے۔ اور جس کا رقبہ تقریباً ایک کنال ہے فروخت کرنا مطلوب ہے۔ ضرورت مند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

غ۔ م معرفت سیکرٹری آبادی کمیٹی ربوہ

★ نئے دور کی نئی پیشکش ★

ملکی صنعت کی ترقی و تعمیر کی راہ میں ہمارے تیار کردہ

مٹی کے تیل سے جلنے والے چولھے

بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں

ایندھن کے پریشان کن مسائل سے یقیناً آپ کو بھی ذہنی کوفت پہنچتی ہوگی۔

لیکن

اب آپ پریشان نہ ہوں۔ ہمارے تیار کردہ چولھے خریدیئے جو آپ کو بے شمار مشکلات کا سدباب کرنے کے علاوہ بلحاظ

• خوبصورتی • مضبوطی • تیل کی کفایت

اور افراطِ حرارت

تمام دنیا میں بہترین ہے

ہمارے ڈیلرز

برائے لاہور

(۱) میسرز چائنہ مارٹ دھنی رام سٹریٹ انارکلی لاہور

(۲) " چاند کراکری ہاؤس رنگ محل لاہور

(۳) ایس نبی بخش اینڈ سنز دی مال لاہور

(۴) میسرز لائٹ ہاؤس دی مال لاہور

برائے جہلم

میسرز قریشی برادرز جہلم

برائے گجرات

شیخ نبی بخش اینڈ سنز گجرات

برائے راولپنڈی

ملک جنرل سٹور صرافہ بازار راولپنڈی

برائے پشاور

(۱) میسرز لیڈر ہاؤس بیرونی کابلی دروازہ پشاور

(۲) " سٹینڈرڈ فرنیچر ہاؤس صدر بازار پشاور

ہمارے ڈیلرز

(۳) پشاور ہاؤس صدر روڈ پشاور

برائے مری

(۱) میسرز خادم برادرز مال روڈ مری

(۲) " نواب دین اینڈ سنز مری

برائے ایبٹ آباد

(۱) میسرز عبدالحنان عثمانی ۱۷۷/۲ جناح روڈ ایبٹ آباد

(۲) میسرز اشرف خورشید اینڈ کو سٹیشن کنٹین ایبٹ آباد

برائے مردان

جیلانی جنرل سٹور بکٹ گنج۔ مردان

برائے حویلیاں

زمانہ کریانہ سٹور لنڈا بازار حویلیاں

پپلاں ضلع میانوالی

لیاقت جنرل سٹور پپلاں

مختلف شہروں میں ہمارے ڈیلروں سے خریدیں

براہ راست ہم سے طلب فرمائیں

★ رشید اینڈ برادرز ٹرنک بازار سیالکوٹ ★